آہ! لٹ چکی ہے اب تہذیب ہماری

☆ رقم ابن رحمت [illegible] ☆

آج ہمارا معاشرہ تیز رفتاری کے گھوڑے پر سوار اسلام سے نا آشنا بگاڑ فحاشی اور غیر مسلموں کے طور طریقوں کی طرف بڑھ رہا ہے' تباہی و بربادی اس معاشرے کی منزل بن چکی ہے کبھی وہ بھی دور تھا کہ جب ایک گاؤں میں صرف ایک P.T.C.L فون ہوتا تھا جب بھی کسی کا فون آتا تو گاؤں کی مرکزی مسجد سے اعلان کروایا جاتا کہ فلاں کا فون آیا ہے۔

لیکن آج مشاہدے سے یہ بات روز روشن کی طرح بالکل عیاں ہے کہ اگر گھر کے پانچ افراد ہیں تو گھر میں چھ (6) موبائل فون ہونے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔

اسی طرح کمپیوٹر ہے جو کبھی کسی بڑے دفتر میں ہوا کرتا تھا مگر آج گھر گھر کی زینت بنا ہوا ہے T.V کے تو کیا ہی کہنے چاہے کوئی امیر ہے یا غریب گھر میں T.V رکھنا اپنا اولین فرض گردانتا ہے اور میڈیا نے تو اس کو چار چاند لگا کر ہر گھر کو روشن خیال بنا دیا ہے۔

ہمارے اس پاکستان میں اکثریت ایسے دیہاتوں کی ہے جو گیس' پکی سڑکوں' نظام سیوریج وغیرہ جیسی دوسری بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں مگر کیبل ہر گھر میں اپنے مضبوط پنجے گاڑھے ہوئے لوگوں کو اپنا اسیر بنا رہی ہے۔

یہ سب اسلام دشمنوں کی کارستانی اور ان کے اوچھے ہتھکنڈے ہیں جو نہ صرف اسلامی تہذیب و تمدن پر بلکہ پاکستان کی نسل پر اپنے برے اثرات ثبت کر رہے ہیں ان سب میں جو سر فہرست اس گھناؤنے کردار کا رول ادا کر رہا ہے وہ بھارت کا بھیانک اور مکروہ چہرہ ہے جس نے شروع ہی سے پاکستان کو ایک آزاد مسلم ریاست تسلیم نہ کیا اور اس ملک کو تباہ و برباد کرنے کیلئے نت نئے ہتھکنڈوں اور حربوں کو بروئے کار لا رہا ہے۔

آج اس کے پاکستان میں بے شمار چینل چلتے ہیں۔ جن میں سے ایک چینل سٹار پلس ہے یہ ایک ایسا چینل ہے جو کہ نہ صرف فحاشی پھیلا رہا ہے بلکہ یہ ملک میں اسلامی تہذیب ختم کر کے ہندوانہ

تہذیب اور تمدن کو فروغ دے رہا ہے اس شیطانی کام میں اسلام دشمن تو ہیں ہی مگر مسلمان بھی اس فحاشی اور عریانی کو پھیلانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا تقربوا الفواحش ما ظهر منها و ما بطن (سورہ انعام) تم فحاشی کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ

دوسرے مقام پر جو لوگ عوام الناس میں فحاشی کو پھیلاتے ہیں ان کے متعلق دردناک عذاب کی وعید سنائی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة في الذين امنوا لهم عذاب اليم في الدنيا والاخرة (سورہ نور)

بے شک وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے ان کیلئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

قارئین! آج آپ اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ہر گھر میں بچہ ہو یا بڑا' بوڑھا ہو یا جوان' مرد ہو یا عورت غرضیکہ سب ہی اس کے رسیا ہیں۔

معزز قارئین یہی وجہ ہے کہ بے غیرتی نے معاشرے میں اپنے پنجے گاڑ دیئے ہیں ماں' باپ' بہن' بھائی' عزیز و اقارب' دوست احباب' باہم مل کر ایسے گندے اور بے ہودہ قسم کے مناظر دل و دماغ میں نقش کرتے ہیں جن سے انسانیت تک کانپ اٹھے اور غیرت پیٹ کر رہ جائے' کالج و یونیورسٹیوں کے طلبہ و طالبات فلمی اداکاروں اور فنکاروں کے بالوں' چہروں' کپڑوں' غرضیکہ ان کی ہر ادا کو اپنی گفتگو کا موضوع بناتے ہیں گھروں میں فنکاروں کی حیا باختہ ننگی تصاویر بے حیائی کا منہ بولتا ثبوت ہیں ان کے فیشن اور سٹائل اپنائے جاتے ہیں۔

عورت اپنے گھر کے کام کاج چھوڑ کر اپنے خاوند کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اور اپنی اولاد سے بیگانگی اختیار کر کے اس برائی کی طرف راغب ہے اس عورت کا خاوند دفتر جانے کیلئے تیار ہے۔ اور وہ اس کو کھانے کا کہتا ہے تو وہ عورت کہتی ہے "بس تھوڑی ہی دیر میں ڈرامہ ختم ہونے والا ہے" لیکن اس کا خاوند غصے اور انتظار کے جان لیوا زہر کے کڑوے گھونٹ اپنے حلق سے نیچے اتارتے ہوئے بھوکا ہی دفتر چلا جاتا ہے۔ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا امرھا اطاعتہ جب اس کا خاوند اس کو حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے آپ علیہ السلام نے فرمایا جو عورت اس حال میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض تھا تو اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

جب عورت اس قسم کی فضولیات میں پڑکر اپنے خاوند کو ناراض کرتی ہے تو ایک لامتناہی ناراضگی کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے جس کا انجام بالاخر طلاق کی صورت میں نکلتا ہے۔

قارئین کرام! اس چینل پر چند سال قبل چھوٹے بچوں کیلئے ہی پروگرام اور ڈرامے چلا کرتے تھے، پھر دشمن اسلام کی طرف سے فحاشی اور عریانی کی ایسی اندھا دھند آندھی چلی جس نے مسلمان عورتوں کو اسلامی تہذیب سے اکھاڑنا شروع کردیا۔

اس چینل پر ہر منظر کے ساتھ موسیقی کا پایا جانا بھی ضروری ہے ورنہ لوگوں کو روح کی غذا کیسے ملے گی؟ اس لئے کہ کچھ شیطان صفت لوگوں نے عوام الناس کی ایسی ذہن سازی کی ہے کہ وہ موسیقی کو حرام جاننا تو کجا برا کہنے کو بھی تیار نہیں اور مختلف حیلے بہانوں اور بڑے ہی شاعرانہ انداز سے خودساختہ دلیلوں کا سہارا لیتے ہیں۔

(۱) موسیقی سکون آور ہے اس سے انسان غم بھول جاتا ہے۔

(۲) موسیقی روح کی غذا ہے۔

(۳) موسیقی فطری جذبہ ہے اس کو کچلنا سراسر ظلم ہے۔

(۴) موسیقی بیماروں کو تندرست کردیتی ہے۔

(۵) ہم موسیقی سے چند ثانیے کیلئے دل بہلاتے ہیں کوئی غلط تاثر ہرگز نہیں لیتے۔

(۶) موسیقی عبادت ہے

(۷) موسیقی عشق مجازی سے عشق حقیقی تک پہنچنے کا زینہ ہے۔

(۸) موسیقی تبلیغ اسلام کا موثر ذریعہ ہے

(۹) موسیقی کے حرام ہونے کا قرآن مجید میں کہیں بھی ذکر نہیں۔

کیا یہ دلائل واقعی ہی کچھ جان رکھتے ہیں یا محض خوش فہمی کا سراب ہیں۔ آیئے اب اس

کا جائزہ لیتے ہیں۔

(۱) موسیقی سکون آور ہے

موسیقی ہو یا کوئی اور نشہ آور چیز، کھیل کود ہو یا گپ شپ کی مجلس واقعی اس میں کھو کر آدمی بہت کچھ بھول جاتا ہے یہاں تک کہ اپنے آپ کو بھی فراموش کر دیتا ہے۔اسے تو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس کی ماں اور بیوی یا بہن اور محبوبہ میں کیا فرق ہے؟اسے کیا کرنا چاہیے کیا نہیں؟اس کا مقصد زندگی کیا ہے'' جب انسان اس قدر بھول کا شکار ہو جائے تو ذمہ داریوں اور حالات کے تناؤ سے کچھ دیر کیلئے آرام پا ہی لیتا ہے۔لیکن جیسے ہی اس نشے کی تاثیر زائل ہوتی ہے۔تو تمام ذمہ داریاں اور کلفتیں اس کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہیں مجبور ہو کر انسان دوبارہ اس نشے یا موسیقی میں غرق ہو جاتا ہے۔اور کسی کام کا نہیں رہتا۔

عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی تھے آدمی بڑے کام کے

خالق کائنات نے تو انسان کے سکون کیلئے نیند بنائی ہے اللہ نے فرمایا

وجعلنا نومکم سباتا (سوہ نباء)اور ہم نے تمہارے لیے نیند کو آرام دہ بنایا۔

دوسرے مقام پر فرمایا الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (سورۃ النحل)

خبردار!اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دل اطمینان حاصل کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کا یہ طریق کار فقط سکون ہی مہیا نہیں کرتا بلکہ انسان کے اضطراب اور اس کے اسباب کو بھی دور کرتا ہے۔

بے چینیاں، پریشانیاں، آفات، ومصائب یہ تمام انسانی زندگی میں پیش آتے ہیں لیکن حرام کاموں اور لہو ولعب میں اپنے نفس کی تسکین تلاش کرنا حماقت کے سوا کچھ بھی نہیں۔یہ وقتی اور عارضی تسکین ہمیشہ ہمیشہ کیلئے انسانی جسم اور روح کو بیمار کر دیتی ہے۔

(۲) موسیقی روح کی غذا ہے

روح انسان کے اندر ایسا لطیف جوہر ہے جس کا مشاہدہ کوئی بھی آج تک نہیں کر سکا۔اس کے بارے بہت کچھ سوچا گیا، لکھا گیا، مگر وہم وگمان سے زیادہ کچھ بھی حاصل نہ ہو سکا۔

قرآن مجید کے مطابق روح امر ربی ہے اس کا اصل سکون خالق حقیقی کی قربت ہے۔ اسی لیے ایک روح کی دنیا سے واپسی پر فرمایا جاتا ہے۔

یاایتها النفس المطمئنة ارجعی الٰی ربک راضیة مرضیة (سورۃ الفجر)

اے نفس مطمئن! چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو (اپنے انجام نیک سے) خوش اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ ہے

روح کی غذا دنیاوی آلائش' آرائش' آسائش یا نمائش ہرگز نہیں ہے سب تو خواہشات نفس کی چھیتی ہیں بے وقوف انسان ان میں کھو کر روح کو تھکا دیتا ہے حالانکہ روح کی ضرورت اور مانگ کا خالق حقیقی سے مستقل تعلق ہے۔ یہ تعلق جتنا مضبوط اور گہرا ہوگا روح اتنی ہی پر سکون ہوگی آج کا انسان موسیقی کی لذتوں میں جس قدر گم ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا اس کے باوجود جس قدر آج انسان اعصابی تناؤ' گھٹن اور آوارہ مزاجی کا شکار ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا۔

اگر موسیقی روح کی غذا ہے تو نتیجہ اس قدر معکوس کیوں؟

(۳) موسیقی فطری جذبہ ہے اسے کچلنا سراسر ظلم ہے

دور حاضر میں فطری جذبات کا نام لیکر بہت کچھ ہو رہا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ انسان انتہائی ذلیل' بے رحم اور بے حیا بن گیا ہے۔ فطرت ہے کیا؟ دور حاضر کی زبان میں ''نفس جو چاہے وہ کر گزرنا''۔ نفس چاہتا ہے کہ بغیر محنت کے راتوں رات امیر بن جائے۔ کیا قانون یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ کسی کی رقم اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لے؟ یقیناً ایسا نہیں ہو سکتا۔ ٹھیک اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں حسی' فکری اور جسمانی لذتوں سے لطف اندوز ہونے کا جذبہ رکھا ہے۔ لیکن اس کی حدود اور ضابطے بھی مقرر کر دیئے۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ ان سے تجاوز نہ کرے ورنہ یہ قانون الٰہی کی خلاف ورزی ہوگی اسی قانون کے تحت اس نے موسیقی کو ممنوع قرار دیا اور اس کا ارتکاب کرنا آئین الٰہیہ سے بغاوت ہے۔

(٤) موسیقی بیماروں کو تندرست کر دیتی ہے

بیماروں کو تندرست تو جادو بھی کر دیتا ہے۔ ہپناٹزم بھی یہی کام کرتا ہے۔ الکحل کی بھی یہی تاثیر

ہے دیگر نشہ آور ادویات بھی یہی کام کرتی ہیں کچھ خاص منتر یادم کرنے سے بھی بیماری ختم ہو جاتی ہے بلکہ سانپ کا زہر تک ختم ہو جاتا ہے۔ کیا اسلام نے ان سب کی اجازت دی ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حرام چیز کی قلیل مقدار بھی اتنی ہی حرام ہے کہ جتنی زیادہ مقدار''

(۵) ہم موسیقی سے چند ثانیے کیلئے دل بہلاتے ہیں کوئی غلط تاثیر ہرگز نہیں لیتے

حیرت ہے کہ پھولوں میں بیٹھ کر اس خود فریبی میں مبتلا رہیں کہ خوشبو ہمارے اندر سرایت نہیں کر رہی آگ کے پاس ہوں اور سمجھیں کہ آگ کی حرارت سے ہمارا جسم بے نیاز ہے۔ دوا کھائیں اور کہیں اس کا اثر ہمارے جسم پر نہیں ہوگا۔ یقیناً اس سے بڑا فریب' جھوٹ اور سفاہت نفس کوئی نہیں۔

دل بہلاوا بذات خود اس بات کا ثبوت ہے کہ موسیقی سے کچھ نہ کچھ حاصل ضرور کیا جا رہا ہے۔ ورنہ اس سے دل بہلانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

(٦) موسیقی عبادت ہے

عبادت کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری' دل' زبان اور عمل سے کی جائے' گر موسیقی عبادت کا جز ہوتی تو اللہ تعالیٰ خود ہدایت دیتا۔ اس کا ضابطہ مقرر کرتا اس کی حوصلہ افزائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے۔ قرآن وحدیث کا لفظ لفظ مطالعہ کرنے کے بعد بھی اس کے حق میں ایک جملہ تک نہیں ملتا۔ بلکہ اس کے حرام ہونے کے بارے میں شدومد سے ہدایات ملتی ہیں۔ موسیقی عبادت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قانون عبادت سے سرکشی اور بغاوت ہے۔

(۷) موسیقی عشق مجازی سے عشق حقیقی تک پہنچنے کا زینہ ہے

شیطان کا طریقہ واردات یہ ہے کہ جب وہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف مائل دیکھتا ہے تو اسے اطاعت وعبادت ہی کے غیر شرعی طریقے بتاتا ہے ان کی خوبیاں انسان پر پیش کرتا ہے اس طرح انسان آہستہ آہستہ پوری طرح گناہوں میں جکڑا جاتا ہے۔ مسلمان ایک ایسی امت ہے جو موسیقی سے

مدتوں دور رہی۔ لیکن پھر شیطان نے صوفیا' کو یہ دھوکا دیا کہ موسیقی عشق حقیقی تک پہنچنے کا زینہ ہے۔ لہٰذا انہوں نے اسے اپنالیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تعارف کیلئے وضاحت کر دی اور اپنی محبت کے حصول کا طریقہ بتلادیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله (سورہ آل عمران)

اے نبی علیہ السلام لوگوں سے فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

(۸) موسیقی تبلیغ اسلام کا موثر ذریعہ

شیطان نے صوفیا کرام کو اپنا آلہ کار بنایا اور سماع کے نام سے موسیقی کا غبار ان کے دلوں میں بھر دیا صوفیا کے ہاں وجد وحان اور سماع کی یہ رنگا رنگ کیفیتیں دیکھ کر اکثر ہندو مسلمان ہو گئے کیونکہ اس طرح مسلمان ہونے سے ان کی تہذیب و تمدن اور رسم و رواج پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا اسی وجہ سے مسلمانوں میں خانقاہی سلسلہ ہر پاگل کو مجذوب' قطب' ابدال ثابت کرنا ہندوانہ طریقے سے نکاح' ختنہ موت کی رسومات کرنا اور توہمات پر یقین رکھنے کا سلسلہ جاری رہا۔ حالانکہ اسلام صرف زبان سے کلمہ طیبہ کی عبادت دہرانے کا نام نہیں بلکہ پورے یقین' ایمان' عمل' رسم و رواج' تہذیب و ثقافت کے ساتھ اسلام کی تعلیمات کو اپنانے کا نام اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

یاایھا الذین امنوا ادخلوفی السلم کافة (سورہ بقرہ)

اے ایمان والو! پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ

(۹) موسیقی کے حرام ہونے کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں

اللہ تعالیٰ نے جو کام حرام ٹھہرائے ہیں ان کیلئے مختلف انداز اختیار فرمائے۔ جن کی مثالیں قرآن حکیم کے اسلوب بیان سے بکثرت ملتی ہیں۔ مثلاً (۱) حرام کہہ کر (۲) منع کر کے (۳) ناپسندیدہ قرار دے کر (۴) کرنے والے کو ملعون قرار دے کر (۵) برے لوگوں اور مشرکین و کفار کا وطیرہ کہہ کر (۶) شیطانی کام کہہ کر (۷) کرنے والے کو شیطان کا آلہ کار کہہ کر (۷) باعث عذاب کہہ کر (۸) گناہ کہہ کر (۹) بے ہودہ کام کہہ کر

موسیقی کو حرام قرار دینے کیلئے یہ تمام انداز قرآن پاک اور احادیث میں ملتے ہیں اور یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمان کلام الٰہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **اطیعو اللہ والرسول** (سورہ آل عمران)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔ **من یطع الرسول فقد اطاع اللہ** (سورہ النساء)

جس نے رسول کی اطاعت کی در حقیقت اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

خاص طور پر یہ چینل عورتوں پر بری طرح اثر انداز ہو رہے ہیں اس لئے کہ اس چینل پر اس قسم کے نازیبا لباس دکھائے جاتے ہیں جو خالصتاً غیرت سے عاری اور بے حس قوم کی غمازی کرتے ہیں جو عورتوں کو بے حجاب ہونے اور فحاشی و عریانی پھیلانے پر ابھارنے اور برانگیختہ کرتے ہیں اور جن کو اپنانے میں پاکستانی عورت شرم محسوس نہیں کرتی بلکہ وہ تو فخر سے یہ راگ الاپتی ہے کہ ''میں نے تو وہ لباس پہننا ہے جو ڈرامے میں دکھاتے ہیں''

آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب تم میں حیا نہ رہے تو جو دل میں آئے کرتے پھرو

پاکستان سے اکثر ٹیلروں نے اپنی دکانوں کے سامنے بینرز اور بورڈ آویزاں کر رکھے ہیں کہ سٹار پلس والے ملبوسات سپیشل بنائے جاتے ہیں۔

اس چینل پر خالص ہندوانہ رسم و رواج کو عروج پر پہنچا کر اسلامی تہذیب کو مسلمانوں کے گھروں سے نکال کر زوال کی اندھیری کوٹھڑیوں میں دھکیلا جا رہا ہے۔

جبکہ انڈیا کی فلموں میں بھی عمومی طور پر یہ رسم و رواج اتنے پروان نہیں چڑھائے جاتے کہ جتنے اس سٹار پلس میں منظر عام یہ ہیں

آپ علیہ السلام نے ہمیشہ یہودیوں کی مخالفت کا حکم دیا اور مزید فرمایا کہ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے لیکن کیا کہنے اس قوم کے جو دشمن اسلام کی گندی تہذیب و تمدن کی بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے کیلئے ہمہ وقت بے قرار نظر آتی ہے۔

یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

جہاں اسلامی تہذیب متاثر ہوئی ہے وہاں ہماری قومی زبان بھی اپنی اصلیں ڈھونڈتے ڈھونڈتے ذلیل وخوار ہو چکی ہے اب ان کی زبان بھی ہماری زبان کی فاتح اور اس میدان میں شہسوار کی سی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔

آہ! لٹ چکی ہے اب تہذیب ہماری ہر قوم کرتی ہے اب تکذیب ہماری

جب بھی کسی چینل پر حکمرانوں کے خلاف کوئی خبر نشر ہوتی ہے تو وہ سیخ پا ہو جاتے ہیں اور وہ اس چینل پر طرح طرح کے الزامات عائد کر کے اس چینل پر پابندی لگا دیتے ہیں لیکن جب اسلام کے خلاف فلمیں بنیں، ڈرامے چلیں، اسلامی تہذیب وتمدن کو ملیا میٹ کیا جائے آپ علیہ السلام کی گستاخانہ فلمیں اور خاکے شائع کر کے آپ علیہ السلام کی (نعوذ باللہ) توہین کا ارتکاب کیا جائے تو حکمرانوں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔

جب فیس بک پر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی تو اس پر صرف ایک ماہ ہی پابندی لگائی گئی۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا۔ کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

آج عورت کیوں اپنے خاوند کے مد مقابل ہے؟ کیوں لڑکے لڑکیاں بے راہ روی کا شکار ہو کر گھر والوں کو ذلت ورسوائی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں دھکیل کر لو میرج کرتے ہیں؟

آج ہر گھر میدان جنگ کا منظر کیوں پیش کر رہا ہے؟ آج ہر فرد کیوں مصائب وآلام کا شکار ہے؟

اس کا سبب صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم نے اسلامی تہذیب وتمدن کو پس پشت ڈال کر دشمن اسلام کی تہذیب وتمدن اور رسم ورواج کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے۔

آج بھی وقت ہے اے مسلمانو! اپنی ہی تہذیب وتمدن کو اپنا منشور بنالو اور اسی پر کاربند رہو اگر ایسا نہ کیا تو پھر ہمارا یہی حال ہوگا کہ

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

☆☆☆☆☆☆☆